ہے۔ حتیٰ کہ بعض متعلقہ سوالات کے جوابات بھی درج کر دیے ہیں۔ بعض مباحث کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر اور کہیں اختصار و تطویل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، بعض مقامات پر تکرار ہے۔ پہلے باب میں مروجہ زبانوں کے حوالے سے علم الالسنہ کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے لیکن ان کے حوالے نہیں دیے گئے۔

ایک جگہ علامہ صاحب نے لکھا ہے کہ خطابت صرف اہل عرب کی ہے، یہ رائے محل نظر ہے اس کے بجائے شاید یہ کہنا زیادہ بہتر ہوتا کہ خطابت کے میدان میں اہل عرب دنیا کی دیگر اقوام پر سبقت لے گئے ہیں اور دیگر اقوام کا حصہ اس فن میں کمتر ہے۔ بہرحال اصل بات تو یہ ہے کہ علامہ صاحب نے خطبا کی توجہ جن امور کی طرف دلائی ہے ان پر عمل کر کے قوم کو وحدت کی لڑی میں پرویا جا سکتا ہے۔ اگرچہ کتاب خطبہ، خطیب، خطابت، اسلوب، رمز، نفسیات، دعوت دین اور اکیسویں صدی جیسے متفرق موضوعات کا احاطہ کرتی ہے لیکن اس کے اندر دلچسپی کی کئی اور چیزیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ علماے دین، طلبا اور عام قارئین کے لیے یہ کتاب ایک تحفہ ثابت ہو گی۔ (محمد ایوب منیر)

**اسلام اور سودی نظام**، محمد آصف احسان۔ ناشر: فاران میلی کیشنز، پوسٹ بکس ۱۰۷۱، فیصل آباد۔ صفحات: ۱۷۴۔ قیمت: ۳۵ روپے۔

عہد حاضر کے معاشی مفاسد کی ایک بڑی وجہ معیشت کے رگ و پے میں سود کے زہر کی موجودگی ہے۔ اس نے نہ صرف تقسیم دولت کے منصفانہ نظام کے قیام کو ناممکن بنا دیا ہے بلکہ اشیا و خدمات کی پیدائش کے بارے میں آجروں کے فیصلوں کا رخ بھی عامتہ الناس کی فلاح و بہبود کے بجائے مترفین کی مسرفانہ عیاشیوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ مشرق و مغرب میں سودی نظام کی تلخیوں کا احساس اور اعتراف تو بڑھ رہا ہے لیکن اس کی جگہ غیر سودی نظام کے قیام کی خواہش یا پھر اس کے لیے کوشش ہنوز ناپید ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مغرب کو اپنے معاشی ارتقا کے لیے فراہمی سرمایہ کا، سود کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ نظر نہیں آتا۔ غیر سودی بنیادوں پر تشکیل پانے والا معاشی نظام صرف اور صرف اسلام کے پاس ہے۔ کم و بیش ایک ہزار سال تک دنیاے معلوم کے بہت بڑے حصے میں اس کے تحت کاروبار معیشت حسن و خوبی کے ساتھ انجام بھی پاتا رہا۔ مغرب تو اپنے روایتی تعصب کی بنا پر اسلام کے اس نظام کو قابل اعتنا نہیں سمجھتا لیکن مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی اس کے قابل عمل ہونے کے بارے میں تشکیک کا شکار ہے۔

زیر نظر کتاب میں بڑی بالغ نظری کے ساتھ اس تشکیک کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سودی نظام کے مفاسد کا محاکمہ اور اس کے جواز کے نظریات کا ابطال کیا گیا ہے اور قرآن و سنت کے شواہد اور مفکرین اسلام کی آرا کی روشنی میں سود کی برائی کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ روز مرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے بہت سے مسائل مثلاً بنک کے سود، انعامی بانڈ، پروڈینٹ فنڈ، سیونگ سرٹیفکیٹ اور مارک اپ وغیرہ کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔